ترین سال تھا۔ اگرچہ سال کے آخر میں ان پر استعفیٰ دینے کا دباؤ کچھ کم ہو گیا ہے تاہم یہ واضح ہے کہ معیشت کا سدھار سب سے اہم مسئلہ ہے۔ معاشی بحران سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی طرح تیزی سے معاملات غلط رخ اختیار کر سکتے ہیں اور سیاسی قیادت کا اعتماد مجروح ہو سکتا ہے۔ تاہم اس سال نائب وزیر اعظم انور ابراہیم کی پوزیشن مضبوط ہوئی ہے اور اکثر لوگ ۱۹۹۸ء میں ان کے مہاتیر کے خلاف سیاسی طور پر اٹھ کھڑے ہونے کی توقع کر رہے ہیں۔

James Chin, "Malaysia in 1997: Mahathirs Annax Horribibis", *Asian Surrey*, Vol. XXXVIII, NO 2, Feb. 1998, PP. 188-189.

شعلوں میں گھرا انڈونیشیا

مضمون میں صدر سوہارتو کے دورِ حکومت میں معیشت کے اتار چڑھاؤ، سیاسی مدوجزر، انسانی حقوق کی صورتِ حال، یورپی اقدار و اصولوں کے مقابلے میں انڈونیشی اقدار کی انفرادیت، ان کے تحفظات اور امریکہ سے تعلقات کو صدر سوہارتو کے شخصی اقتدار کے مختلف پہلوؤں کے حوالے سے تفصیلاً زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ انڈونیشیا امریکہ کو یک قطبی بڑی طاقت مانتا ہے لیکن علاقے میں امریکی اثر و نفوذ کو ناپسند کرتا ہے۔

مضمون نگار کے خیال میں اگر سہارتو اپنا اقتدار بچانے میں کامیاب ہو گئے تو بھی زیر زمین چنگاریاں سلگتی رہیں گی۔ وہ اب ایسے مقام پر پہنچ چکے ہیں جہاں تین سوال پیدا ہوتے ہیں: وہ کتنے برے ہیں؟ کتنے طاقت ور ہیں؟ اور ان کا کیا متبادل ہے؟ انڈونیشیا میں ان کے تازہ جواب یہ ہیں: (۱) بد سے بدترین کی طرف جا رہے ہیں لیکن ابھی ناقابل برداشت نہیں ہوئے (۲) سیاسی ڈھانچے اور فوج کی حمایت میں ابھی ان کا مد مقابل نہیں ہے۔ اور ۳) کئی پہلوؤں سے اچھے بھی ہیں لیکن کمزور اور بکھر چکے ہیں۔

امریکہ کی انڈونیشیاء میں کیا پالیسی ہونی چاہئے؟ مضمون نگار نے سات نکات میں اپنی تجاویز پیش کی ہیں۔

۱۔ امریکہ کو انڈونیشیاء میں اپنا حقیقی مفاد سمجھنے کی ضرورت ہے، جو جنوب مشرقی ایشیاء میں جغرافیائی اور سیاسی توازن کے حوالے سے ہے نہ کہ معاشی، تجارتی یا سرمایہ کاری کی بنیاد پر۔

۲۔ امریکہ کو انڈونیشیا میں اپنے محدود اثر نفوذ کو بھی تسلیم کرنا چاہئے۔ یعنی ایسی کسی پالیسی سے گریز جو جان فوسٹر ڈلز نے پچاس کی دہائی کے اواخر میں علاقائی انڈونیشی بغاوت میں عاقبت نا